# مشکاۃ المصابیح کی معروف شروحات کا تحقیقی جائزہ

*زاہدہ بلقیس بخاری

**میمونہ تبسم

**_Abstract_**

*Masabih as sunna is said to contain 4, 434 traditions to which Wali-ad-Din Tabrazi added 1, 511 in Mishkat al-masabih, the total is 5, 945. Baghawai compiled his work from a large number of collections of Hadith, giving a representative selection of the material, arranged in books on the Principle of musannaf works. To save space he omitted the isnads, merely giving the name of the companion of the prophet Through whom each tradition was traced, Its early commentary called al Kashif 'an haqa'iq as sunnan by al-Hasan b.Muhammad at-Tibi (d.743 A.H) Baghwai's work was high lighted by Waliad-ad-Din Abu Abdula Muhammad bin Abdula Katibtabrazi who wrote mishkat al masabih. He worked with great zeal and zest. His work gave rise to commentaris an Excelant one of which is Mirhkat al-masabih. Ta 'liq as sabih , ala Mishkat al masabih is an other important commentary, In this article we have al most mentioned all the well known commentaris and examined them briefly and carefully so that a reader is acquainted with the works related to Mishkat al-Masabih.*

**Keywords:** Commentaries, Mishkat al Masabih, Importance of Muhaddtih Hasan Tibi (D743 h), Muhaditth Mulla Ali Qari (d 1014 h), Altaliq Alsabi by Muhammad Adrees Kandhalwi (d 1394 h )

### مؤلف کا تعارف اور حالات زندگی:

آپ کا نام نامی ''محمد'' ہے بعض حضرات نے ''محمود'' لکھا ہے لیکن زیادہ صحیح اور مشہور ''محمد'' ہی ہے کنیت ''ابو عبداللہ'' اور لقب ''ولی الدین'' ہے۔[1] والد ماجد کا نام عبداللہ ہے لیکن صاحب مشکاۃ نے خود اپنے رسالہ ''الاکمال فی اسماء الرجال'' کے آخر میں اپنے والد کا نام عبید اللہ لکھا ہے۔[2] گویا آپ کا پورا نام ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی، العمری ہے، آپ تبریز شہر میں خطیب تھے اس لیے ''خطیب تبریزی'' کے نام سے مشہور ہیں اور نسباً عمری ہیں۔[3] آپ کا زمانہ آٹھویں صدی ہجری کا تھا جس میں تاتاریوں کا بہت بڑا فتنہ اُٹھا تھا۔ اس لیے آپ کے حالات ضبط تحریر میں نہ آسکے۔[4] آپ کی تاریخ ولادت و وفات کتب سیر و رجال سے تحقیق و تجسّس کے باوجود معلوم نہ ہوسکیں صرف اس قدر معلوم ہوا کہ وہ ''مشکاۃ'' کی تالیف سے بروز جمعہ ۷۳۷ھ ہلال عید دیکھ کر فارغ ہوئے۔[5] جو کچھ ہمیں کتابوں میں لکھا ہوا ملا وہ یہ ہے کہ آپ علم والے اور تقوی و صلاح والے آدمی تھے۔[6]

---

*ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج، چونگی نمبر ۱۴، ملتان۔

**اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، گورنمنٹ کالج فار وومن یونیورسٹی لاہور۔

مؤلف مشکاۃ کی مدح وستائش کے لیے یہی کافی ہے کہ ان کے استاد محترم پہلے سلطان المفسرین، امام المحققین حسین بن عبداللہ طیبیؒ نے جنہیں "مشکاۃ" کے اول شارح ہونے کا فخر حاصل ہے ان الفاظ میں اپنے تلمیذ عزیز کو خراج تحسین پیش کیا۔ "میں نے اپنے بھائی قطب الصلحاء، شرفاالزھاد ولی الدین محمد بن عبداللہ الخطیب کو مشورہ دیا کہ وہ احادیث نبویہ ﷺ پر ایک کتاب تالیف کریں۔ بحث و تمحیص کے بعد یہ طے پایا کہ مشہور محدث و مفسر امام بغوی کی تالیف شہیر "مصابیح السنۃ" کی تہذیب و اصلاح کی جائے اور اس میں جو فرو گزاشتیں ہیں ان کا ازالہ کیا جائے چنانچہ صاحب موصوف نے اس کی ترتیب و تہذیب میں سعی و جہد کا کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہ کیا اور "مشکاۃ" کے نام سے "المصابیح" کی تلخیص کر دی، جب وہ اس کی تکمیل سے فارغ ہوئے تو میں نے "الکاشف عن حقائق السنّن" کے نام سے اس کی جامع شرح تحریر کی۔(۷) ملّا علی قاریؒ جو "مرقاۃ المفاتیح" کے مؤلف ہیں کہتے ہیں کہ آپ "البحر العلامہ والبحر الفھامۃ، مظہر الحقائق موضح الدقائق، شیخ التقی و نقی تھے۔(۸) اور ایک دوسرے موقع پر انہوں نے کہا کہ "آپ کی تعلیم میں جو کچھ ہے وہ آپ کے وسعت علم اور رموز و فضل پر ایک واضح دلیل ہے۔(۹) فقہی لحاظ سے وہ "شافعی المذہب" تھے۔ ان کے اساتذہ میں صرف ایک شیخ کا نام ہے اور وہ ہے علامہ حسین بن محمد بن عبداللہ طیبیؒ (م ۷۴۳ھ) جن کے ایماء اور مشورے سے انہوں نے "مشکاۃ المصابیح" مرتب کی۔ جس طرح اساتذہ میں آپ کے صرف ایک شیخ کا نام ملتا ہے اسی طرح تلامذہ میں بھی آپ کے صرف ایک تلمیذ عزیز کا نام ملتا ہے اور وہ علامہ علی بن مبارک شاہ ساویؒ (م ۷۰۹ھ) ہیں جو آپ کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ جیسا کہ امام ولی اللہ محدث دہلویؒ (م ۱۱۷۶ھ) اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ (م ۱۲۷۹ھ) نے اس کی تصریح کی ہے۔ (۱۰) انہوں نے "الاکمال فی اسماء الرجال" کے نام سے مشکاۃ کا تکملہ تحریر کیا جس میں مشکاۃ کے رواۃ و رجال سے بحث کی ہے۔ (۱۱)

**مشکاۃ المصابیح کا تعارف:**

شیخ ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ خطیب تبریزیؒ (م ۷۴۹ھ) نے "مصابیح" کی احادیث کی تخریج اور اس کی تکمیل اور باب بندی کا کام سرانجام دیا۔ پس اس نے اس صحابیؓ کا ذکر کیا جس سے حدیث روایت کی گئی ہو اور اس کتاب کا ذکر جہاں سے اس نے تخریج کی اور انہوں نے ہر باب پر "صحاح" اور "حسان" حدیثوں کا اضافہ کیا اور بہت نادر تیسری فصل قائم کی اور انہوں نے اپنی کتاب کا نام "مشکاۃ المصابیح" رکھا چنانچہ وہ ایک مکمل کتاب بن گئی۔(۱۲) حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں۔ "طیبیؒ نے اپنے ایک شاگرد کو امام بغوی کی مصابیح کو اس نہج پر مختصر کرنے کا حکم دیا اور اس کا نام "مشکاۃ" رکھا اور اس کی ایک مسبوط شرح لکھی۔ (۱۳) وہ جمعہ کے روز اس کام سے فارغ ہوئے جو سن (۷۳۷ھ) کے رمضان کا آخری جمعہ تھا۔ یہ کتاب "مصابیح" کی تخریج میں سب کتابوں سے زیادہ مشہور اور رائج ہے۔ ان کی کتاب ہندوستان میں کئی دفعہ طبع ہوئی۔(۱۴) چنانچہ سن ۱۲۵۷ھ ۱۳۱۴ھ میں طبع ہوئی اور لاہور میں ۱۹۰۲ء میں محمد قطب خان دہلویؒ کے چھاپے خانے پر بطر سیر ج میں طبع ہوئی اور سن ۱۹۰۹ء میں قازان میں طبع ہوئی اور سن ۱۳۰۹ھ قاہرہ میں ملا علی قاری کی "مرقاۃ المفاتیح" کے حاشیے پر طبع ہوئی۔(۱۵) اس کو

''ماتویس'' نے انگریزی میں ترجمہ کیا اور کلکتہ میں سن ۱۸۰۹ء اور ۱۸۱۰ء میں طبع ہوئی اور سب سے آخر میں مکتبۃ الاسلامی بیروت میں شیخ محمد ناصر الدین الالبانیکی تحقیق کے ساتھ تین جلدوں میں طبع ہوئی اور خطیب تبریزی کا مشکاۃ پر ایک فٹ نوٹ ہے جس کا عنوان ہے۔ ''اسماء الرجال المشکاۃ'' اس کو انہوں نے ۲۰ رجب سن ۷۴۰ھ میں مکمل کیا اور بروکلمان نے اس کے ایک مخطوطہ نسخے کا بولان کی (۱۱۲۴۹) لائبریری کے تحت ہونا بتایا ہے۔ اور یہ ہندوستان کی آخری طباعت کے بعد طبع کی گئی۔[۱۶] اس طرح اس پر ابوالمجد شاہ عبدالحق بن شاہ سیف الدین دھلویؒ (م ۱۰۵۲ھ) نے فٹ نوٹ لکھا ہے جس کا نام ''اسماء الرجال فی مشکاۃ المصابیح'' ہے اور بروکلمان کے مطابق ایک مخطوطہ نسخہ رام پور ثانی ۱۰۰: ۸۸ میں پٹنہ ۲۳۹۹: ۳۰۲۱۲ میں موجود ہے۔[۱۷]

**وجہ تسمیہ:**

مشکاۃ المصابیح کی وجہ تسمیہ میں علماء کے تین اقوال مذکور ہیں:

۱۔ مشکاۃ کے لغوی معنی دیوار کے اندر کا وہ طاق (شگاف) ہے جو آر پار نہ ہو بلکہ دوسری جانب سے بند ہو، ایسے طاق میں عموماً چراغ رکھا جاتا ہے۔ ''مصابیح'' مصباح کی جمع ہے جس کے معنی ''چراغ'' کے ہیں چنانچہ مشکاۃ المصابیح کے معنی ہیں ''چراغوں کا طاق'' گویا جس طرح چراغ کو طاق میں رکھ دیا جاتا ہے اسی طرح محدث بغویؒ کی ''مصابیح السنۃ'' کو اٹھا کر ''مشکاۃ المصابیح'' کے طاق کی زینت بنا دیا گیا ہے۔[۱۸]

۲۔ دوسری وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ مشکاۃ المصابیح گویا ایک طاق ہے اور اس کی ہر حدیث بمنزلہ چراغ ہے اور اس طرح ایک ہی طاق میں متعدد چراغ رکھ دیے گئے ہیں جن کی تابانی و درخشانی سے بدعت و ضلالت کی تاریکیاں کافور ہو کر یہ ظلمت کدہ ارضی جگمگا اُٹھا ہے مشکاۃ کی وجہ تسمیہ میں یہ دونوں اقوال شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے ''لمعات'' میں ذکر کیے ہیں۔[۱۹]

۳۔ مصابیح السنۃ میں جو احادیث نبویہ ﷺ مذکور تھیں وہ راوی اور مآخذ کی قید سے آزاد تھیں جب ان کو مشکوٰۃ المصابیح کے طاق میں رکھ دیا گیا تو ان کی تابانی میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا اس لیے کہ طاق ایک محدود جگہ ہوتی ہے جب اس میں چراغ رکھا جائے تو کشادہ مقام کی نسبت اس میں زیادہ روشنی ہو گی گویا احادیث نبویہ مشکاۃ المصابیح میں درج ہونے سے قبل بلا قید ہونے کی بناء پر ایک کشادہ جگہ میں تھیں اور نسبتاً ان کی چمک دمک کم تھی جب یہی احادیث مشکاۃ کے طاق کی زینت بن گئیں تو ان کی ضو پاشی بیش از پیش ہو گئی ہے۔[۲۰]

**سببِ تالیف مشکاۃ:**

مؤلف مشکاۃ کے گراں قدر استاد (شارح طیبیؒ) علامہ حسین بن محمد عبداللہ طیبیؒ نے احادیث نبویہ کے ایک مستند مجموعہ کی شدید ضرورت محسوس کی۔ یہ خیال انہوں نے اپنے لائق ترین شاگرد ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیبؒ کے سامنے ظاہر کیا۔ آخر باہمی مشورہ سے طے پایا کہ کوئی نیا مجموعہ تالیف کرنے کی بجائے امام بغویؒ کے ''مصابیح السنۃ'' کی درستگی و اصلاح کر کے اسے ''مشکاۃ'' کے قالب میں ڈھالا جائے۔ مصابیح میں احادیث کا مآخذ اور راوی موجود نہ تھا۔ اس طرز پر بعض اہل

علم کو کلام تھا کیونکہ حوالہ کتب نہ ہونے کی وجہ سے تلاش مآخذ میں دقت ہوتی تھی اور ذکر سند کے بغیر صحت حدیث پر پورا اعتماد نہیں ہوتا تھا۔ چنانچہ علامہ طیبیؒ اور مؤلف نے اس کا احساس کر کے باہم مشورہ کیا اور بلآخر ''مصابیح'' کی تکمیل کا کام مؤلف کے سپرد ہوا۔ چنانچہ آپ نے راوی اور مآخذ کے ساتھ ساتھ فصل ثالث کا بھی اضافہ فرمایا اور بہت تحقیق و تلاش کے بعد کئی سال میں بہت محنت کے ساتھ ''مشکاۃ المصابیح'' مرتب فرمائی اور جن احادیث کا حوالہ نہ مل سکا وہاں بیاض چھوڑ دیا اس کے بعد محشیین اور شارحین نے اس کو پورا کیا۔ (۲۱)

**طرز تالیف مشکاۃ:**

امام بغویؒ نے ''مصابیح السنۃ'' کی ترتیب دو فصلوں پر قائم کی تھی۔ پہلی فصل میں انہوں نے شیخین یعنی بخاری و مسلمؒ کی روایت کردہ احادیث کو نقل کیا تھا اور دوسری فصل میں دیگر آئمہ و محدثین مثلاً امام ابوداؤدؒ وامام ترمذیؒ، نسائیؒ، ابن ماجہؒ، بیہقیؒ اور دار قطنیؒ وغیرہ سے مروی احادیث کو جمع کیا تھا۔ نیز انہوں نے صرف احادیث کے نقل کرنے پر اکتفا کیا نہ تو کتاب کے حوالے دیے اور نہ ہی راوی کے نام ذکر کیے اس سے طالبان حدیث کو ان احادیث کے مصادر و ماخذ کا پتہ لگانے، اور باعتبار سند ان کی صحت اور مقام و مرتبہ کے تعین میں مشکل پیش آتی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ امام ولی الدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزیؒ نے اس کتاب کو از سر نو ترتیب و تدوین کے لیے اختیار کیا۔ اس کی تہذیب واصلاح کر کے مزید احادیث کے اضافے سے نیا مجموعہ ''مشکاۃ المصابیح'' کے نام سے ترتیب دیا۔ صاحب مشکاۃ نے سب سے پہلے تو اس کتاب میں ایک تیسری فصل کا اضافہ کیا اور اس میں نہ صرف یہ کہ دوسرے آئمہ و محدثین کی احادیث کو نقل کیا بلکہ خود شیخین یعنی بخاری و مسلمؒ کی ان احادیث کا بھی اضافہ فرمایا جنہیں اصل کتاب ''مصابیح السنۃ'' میں امام محی السنۃ نے چھوڑ دیا تھا۔ دوسرے آپ نے ہر حدیث کے بعد اس کتاب یا محدث کا حوالہ دیا جن سے وہ حدیث نقل کی گئی تھی جب کہ صاحب مصابیح نے احادیث کو ان کے راویوں اور متعلقہ کتب احادیث کے حوالے کے بغیر جمع کیا تھا۔ تیسرے آپ نے حدیث سے پہلے رواي کا نام ذکر کیا جن سے وہ حدیث روایت کی گئی تھی۔ اس طرز تالیف کی وجہ سے کتاب کی اہمیت کئی گنا بڑھ گئی جس کی وجہ سے اس کو طلبہ حدیث، علماء اور عام مسلمانوں میں مقبول عام حاصل ہوا وہ اس نوع کی کم ہی کتابوں کو نصیب ہوا ہے۔ یہ کتاب مختلف فقہی مکاتب فکر میں یکساں مقبول و مروج ہے اور دینی درس گاہوں میں عام طور پر سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے۔

**عدد احادیث مشکاۃ:**

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ نے ''بستان المحدثین'' میں لکھا ہے کہ کتاب المصابیح کی احادیث کی تعداد کل چار ہزار چار سو چراسی (۴۴۸۴) تھی اس پر صاحب مشکاۃ نے پندرہ سو گیارہ (۱۵۱۱) احادیث کا اضافہ کیا ہے تو اس طرح ''مشکاۃ شریف'' کی کل احادیث کی تعداد پانچ ہزار نو سو پچانوے (۵۹۹۵) ہے۔ بعض نے مصابیح کی احادیث کی تعداد چار ہزار چار سو چونتیس (۴۴۳۴) لکھی ہے اس طرح اضافے کے بعد اس کا مجموعہ پانچ ہزار نو سو پینتالیس (۵۹۴۵) ہو گیا۔ (۲۲)

### مآخذ مشکاۃ:

مؤلف مشکاۃ اپنی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں۔ اگرچہ مصنف کا حدیث کو بغیر سند کے نقل کرنا ایسا ہی ہے جیسا کہ سند کے ساتھ نقل کیا ہو کیونکہ وہ نقل حدیث کے معاملے میں ثقہ اور معتمد محدثین میں شمار کیے جاتے ہیں لیکن پھر بھی جو چیز بے نشان ہو وہ نشان والی چیز کے درجہ میں نہیں ہو سکتی۔ اس لیے میں نے اللہ سے مدد چاہی اور اس کی توفیق کا طلب گار ہوا میں نے ہر حدیث کو جس باب سے اس کا تعلق تھا اسی باب میں نقل کیا اور علماء محدثین نے جس طرح اس کو روایت کیا اس طرح میں نے بھی مع سند اور حوالہ کتب کے ساتھ اس کو ذکر کیا۔ [۲۳]

### معرف شروح:

مشکاۃ المصابیح کی اہمیت و مقبولیت کا ایک بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ محدثین اور علمائے فن نے اس کے ساتھ بڑا اعتناء کیا ہے اور اس کی متعدد شرحیں، تعلیقات اور حواشی لکھے گئے ہیں جو کہ عربی، فارسی، اردو، انگریزی اور پشتو زبانوں میں کیے گئے ہیں۔ شروح اور معروف حواشی کے نام یہ ہیں:

### الکاشف عن حقائق السنن:

(عربی شرح): یہ امام الکبیر شرف الدین حسن بن محمد عبداللہ الطیبیؒ (م ۷۴۳ھ) استادِ امام خطیب تبریزی کی تصنیف ہے۔ امام تبریزی کی اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہو سکتی ہے کہ ان کی تصنیف کی شرح سب سے پہلے ان کے استاد محترم نے لکھی۔ چنانچہ علامہ طیبیؒ فرماتے ہیں: ''جب وہ مشکاۃ کی تالیف مکمل کر چکے تو میں اس کی شرح لکھنے کے لیے کمر بستہ ہوا۔ اس میں مشکاۃ کے مشکل مباحث اور غریب الفاظ کو حل کیا گیا ہے اور نکات و لطائف مستنبط کیے گئے ہیں۔ نیز نحوی مشکلات اور معانی و بیان کے مسائل سے بھی بقدرِ ضرورت تعرض کیا گیا ہے۔ ان مباحث کی تحقیق کے لیے جن آئمہ فن کی کتابوں کا تتبع کیا گیا ہے ان کے حوالے بھی دیے گئے ہیں۔ حوالے کے لیے مخصوص علامتیں اور نشان مقرر کیے گئے ہیں۔ جہاں حوالے نہیں دیے گئے ہیں وہ میرے اپنے نتائج فکر ہیں۔ جو لوگ اس کو انصاف کی نظر سے دیکھیں گے وہ اس کو نہایت مختصر، جامع اور محققانہ کتاب پائیں گے۔''

شروع میں حدیث کے اصول و اصطلاحات اور اس کے اقسام و انواع نیز جرح و تعدیل پر مفید بحث کی گئی ہے۔ [۲۴]

یہ مشکاۃ کی اہم پہلی اور مفید شرح ہے اور شرح طیبی کے نام سے معروف ہے۔ پہلی مرتبہ ۱۴۱۳ھ میں چھپی اور دوسری مرتبہ ۱۴۱۸ھ میں چھپی۔ المکتبہ الامداد یہ مکۃ المکرم مکتبہ الایمان سلیمانیہ مدینۃ منورہ، مکتبہ الرشد ریاض سعودی عرب اور ادارہ اسلامیات انار کلی، لاہور سے دستیاب ہے۔

### حاشیہ سید شریف:

یہ حاشیہ علامہ شید شریف علی بن محمد بن علی جرجانی (م ۸۱۶ھ) کا تصنیف کردہ ہے اور حاشیہ سید شریف کے نام سے مشہور ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ خدابخش خان لائبریری پٹنہ میں موجود ہے۔ [۲۵]

**ھدایۃ الرواۃ الی تخریج المصابیح والمشکاۃ:** (عربی شرح): یہ حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) کی تصنیف ہے۔ اس میں مصابیح و مشکاۃ دونوں کی حدیثوں کی تخریج کی گئی ہے۔ (۲۶)

منھاج المشکاۃ: (عربی شرح): یہ شرح عبدالعزیز بن محمد بن عبدالعزیز امیری (م ۸۹۵ھ) کی تصنیف ہے۔ (۲۷)

**فتح الالٰہ فی شرح المشکاۃ:** (عربی شرح): یہ علامہ شہاب الدین احمد بن محمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی شافعی (م ۹۷۴ھ) کی شرح ہے۔ (۲۸)

**مرقاۃ المفاتیح:** (عربی شرح): یہ مشہور شرح نامور حنفی عالم شیخ نورالدین علی بن سلطان بن محمد المعروف ملا علی قاری (م ۱۰۱۴ھ) کی شرح ہے۔ یہ شرح پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ اس شرح میں پہلے کی تمام شرحوں اور حواشی کے مباحث کے علاوہ دوسری مفید اور ضروری معلومات تحریر کی گئی ہیں۔ اس حیثیت سے اس کو بہت جامع اور اہم خیال کیا جاتا ہے۔ (۲۹)

**انوار المشکاۃ:** (عربی شرح): مولانا ضیاء الدین اصلاحی اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

"یہ ملا علی قاری کے بعد کسی فاضل کی تصنیف ہے۔ اس میں مشکاۃ کی تین فصلوں پر ایک اور فصل کا اضافہ کر کے چار فصلیں قائم کی گئی ہیں چوتھی فصل میں ان سات آئمہ حمیدی، ابن اثیر، صنعائی، قضاعی اقلیشی، نووی اور مدینی کی کتابوں سے ایسی روایتیں درج کی گئی ہیں جو مجتہدین فی المذہب کی مستدل بہا ہیں۔ اس طرح یہ مشکاۃ اور مرقاۃ دونوں کی شرح ہے"۔ (۳۰)

**لمعات التنقیح فی شرح مشکاۃ المصابیح: (عربی شرح):**

یہ عربی زبان میں مشکاۃ کی شرح ہے۔ ہندوستان کے نامور محدث حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) کی تصنیف کردہ ہے۔ یہ شرح دو جلدوں پر مشتمل ہے۔ شیخ محدث نے فارسی میں بھی "اشعۃ اللمعات" کے نام سے شرح لکھی ہے۔ جب آپ اشعۃ اللمعات کی تصنیف میں مصروف تھے تو بعض مضامین ایسے در پیش آئے جن کی تشریح کو فارسی میں مناسب نہ سمجھا، فارسی عوام کی زبان تھی اور بعض مباحث میں عوام کو شریک کرنا مصلحت کے خلاف تھا، لہذا جو باتیں فارسی میں قلم انداز کردی تھی وہ عربی میں بیان کردیں۔ (۳۱) اس شرح کی تکمیل ۲۴ رجب ۱۰۲۵ھ کو ہوئی۔ اس میں لغوی نحوی مشکلات اور فقہی مسائل کو نہایت عمدگی سے حل کیا گیا ہے، اور اس کے ساتھ یہ شرح گوناگوں علمی مباحث، لطیف تحقیقات اور مفید معلومات کا مجموعہ ہے۔ علاوہ ازیں احادیث سے فقہ حنفی کی تطبیق نہایت کامیابی کے ساتھ کی گئی ہے۔ خود فرماتے ہیں: "اس شرح کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ حضرت امام شافعیؒ اصحاب الرائے میں سے ہیں اور حضرت امام ابو حنیفہؒ اصحابِ ظواہر میں سے"۔ (۳۲) شروع میں ایک مفید و جامع مقدمہ ہے جس میں شاہ صاحب نے اصولِ حدیث کے مباحث تحریر کیے ہیں۔ یہ مقدمہ مشکاۃ کے متن کے ساتھ اور علیحدہ بھی شائع کیا گیا ہے۔ (۳۳) لمعات التنقیح (۱۱ جلدوں میں) شائع ہو چکی ہے۔ (۳۴)

**اشعۃ اللّمعات فی شرح المشکاۃ: (فارسی):**

یہ شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ کی فارسی زبان میں نہایت جامع اور مکمل شرح ہے۔ شیخ محدث نے یہ عظیم الشان کام ۱۰۱۹ھ مطابق ۱۶۱۰ء میں دہلی میں شروع کیا تھا اور ۱۰۲۵ھ مطابق ۱۶۱۶ء میں چھ سال کی محنت کے بعد مکمل کیا۔ کتاب کے خاتمہ پر لکھتے ہیں: (۳۵) مشکاۃ کی شرح لکھنے کا خیال جن حالات میں پیدا ہوا اس کے متعلق خود فرماتے ہیں: ''حرمین سے واپسی اور وہاں کے شیوخ سے روایت حدیث ﷺ کی اجازت لینے کے بعد جب حدیث نبوی ﷺ کی خدمت کی سعادت بندہ کو میسر ہوئی کہ مشکاۃ المصابیح کی، جس کی غیر معمولی شہرت ہے، شرح لکھی جائے، اور اس میں علماء نے اپنی کتابوں کے جو فوائد لکھے ہیں یا جو شیوخ وقت سے ہم نے سنے ہیں یا جو ہمارے دل میں ہیں، ان کو طلبہ کے سامنے بیان کر دیا جائے۔''(۳۶) اشعۃ اللمعات کی تکمیل میں حضرت شاہ عبد المعالیؒ کے تقاضوں اور دعاؤں کو بھی بڑا دخل تھا۔(۳۷)

اشعۃ اللمعات چار جلدوں پر مشتمل ہے اور مطبع نول کشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے پہلی جلد میں علم حدیث و محدثین پر انتالیس صفحات کا ایک مقدمہ ہے، جس میں علم حدیث اور اقسام حدیث پر عالمانہ اور بصیرت افروز انداز میں تبصرہ کیا گیا ہے۔(۳۸) دوسری جلد میں چھ کتابیں ہیں: ۱۔ کتاب الزکوٰۃ۔ ۲۔ کتاب الصوم۔ ۳۔ کتاب فضائل القرآن۔ ۴۔ کتاب الاموات۔ ۵۔ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ۔ ۶۔ کتاب المناسک ہے۔(۳۹) لغات و مطالب کو عمدہ طور پر حل کیا گیا ہے۔ یہ شرح مفید معلومات کا ذخیرہ ہے' اور فقہ حنفی کے مسائل کی وضاحت کے سلسلہ میں یہ بہت عمدہ شرح ہے۔(۴۰) اشعۃ اللمعات کے قلمی نسخے حبیب گنج (علیگڑھ)' اسلامیہ کالج پشاور' ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ' برٹش میوزیم' بانکی پور اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہیں۔ ان سب نسخوں میں حبیب گنج کا نسخہ سب سے زیادہ قدیم اور قابل قدر ہے۔ نول کشور لکھنؤ سے اس کے کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اس کا اردو ترجمہ مولانا سعید احمد نقشبندی خطیب جامع مسجد گنج بخشؒ لاہور نے تحریر کیا ہے اور فرید بک سٹال اردو بازار لاہور نے دیدہ زیب کاغذ پر چھپوا کر شائع کیا ہے۔(۴۱)

**جامع البرکات منتخب شرح مشکاۃ: (فارسی):**

حضرت شیخ نے اپنی شرح مشکاۃ کا دو جلدوں میں خلاصہ کیا ہے۔ فہرس التوالیف میں اس کے متعلق فرماتے ہیں: ''مجموع آمدہ است شامل فوائد کثیرہ و عوائد عزیزہ دریں باب یک دو متن حدیث ذکر کردہ' در و باقی احادیث بر مضامین آن اقتصار کردہ اختصار نمودہ شدہ است''۔(۴۲)

**اسماء الرجال والرواۃ المذکورین فی کتاب مشکاۃ: (فارسی):**

یہ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی تصنیف ہے۔ اس میں مشکاۃ کے سب راویانِ حدیث کے نام یک جا کر دیے گئے ہیں۔ شروع میں خلفائے راشدین کا ایک طویل تذکرہ ہے۔ اس کے بعد اہل بیت کا حال ہے۔ پھر راویانِ حدیث کے حالات

حروفِ تہجی کی ترتیب سے لکھے گئے ہیں۔ ''اسماء الرجال والرواۃ المذکورین فی کتاب مشکاۃ'' کا ایک قلمی نسخہ بانکی پور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔ یہ کتاب ابھی چھپی نہیں ہے۔ (۴۳)

**الرحمۃ المھداۃ الیٰ من یرید زیادہ العلم علی احادیث مشکاۃ (عربی):**

یہ نواب صدیق حسن خان رئیس بھوپال (م ۱۳۰۷ھ) کی تصنیف ہے۔ صاحبِ مشکاۃ امام خطیب تبریزی نے ہر باب کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ نواب صاحب نے ہر فصل کے بعد چوتھی فصل کی احادیث کا اضافہ کیا ہے۔ (۴۴)

- مرتبہ شیخ عبدالعزیز کاہالی سندھی شرح مشکاۃ: عربی
- مصنف شیخ محمد سعید فاروقی سرہندی بن احمد شرح مشکاۃ: عربی
- مصنف شیخ عبدالنبی شطاری گجراتی بن عبداللہ ذریعۃ النجاۃ شرح مشکاۃ: عربی
- مصنف سید محمد گجراتی بن جعفر الحسینی زینۃ النکات شرح مشکاۃ: عربی
- مرتبہ شیخ طیب سندھی برہانپوری بن ابوطیب شرح مشکاۃ: عربی
- مرتبہ شیخ محمد صدیق نجوم المشکاۃ شرح مشکاۃ (عربی)
- مرتبہ شیخ محمد نعیم جون پوری بن محمد فائض شرح مشکاۃ
- مشکاۃ شریف کی احادیث کا ترجمہ، مصنف مولانا محمد ابراہیم آرومی، طریقۃ النجاۃ (م ۱۳۲۰ھ) بن عبدالعلی۔ (۴۵)

**التعلیق الصبیح علیٰ مشکاۃ المصابیح:**

یہ مولانا محمد ادریس کاندھلوی مرحوم (م ۱۳۹۴ھ) کی تصنیف جو آپ نے حیدرآباد دکن میں تالیف کی اور جس کو چھپوانے کے لیے دمشق تشریف لے گئے وہاں پر اس کی چار جلدیں طبع ہوئیں اور اس کی چار جلدیں ۱۳۵۴ھ میں دمشق سے شائع ہوئیں۔ (۴۶)

**تنقیح الرواۃ فی تخریج احادیث مشکاۃ (عربی):**

اس کا ابتدائی حصہ مولانا سید احمد حسن دہلوی (م ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۲۰ء) تلمیذ مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلویؒ (م ۱۳۲۰ھ مطابق ۱۹۰۲ھ) نے لکھا۔ اور کتاب الزکوۃ سے لے کر آخر تک مولانا ابو سعید شرف الدین محدث دہلوی (م ۱۳۸۱ھ بمطابق ۱۹۲۱ء) نے لکھا۔ (۴۷) اس کی پہلی جلد مولانا حافظ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی مرحوم کی نگرانی میں دہلی سے شائع ہوئی۔ دوسری جلد کا مسودہ ڈپٹی صاحب مرحوم نے مطبع مجتبائی دہلی کو طباعت کے لیے دیا تھا کہ گم ہو گیا۔ مولانا ابو سعید شرف الدین کو اس کا سخت صدمہ ہوا۔ ۱۹۵۸ء میں مطبع مجتبائی دہلی والوں کا سامان دہلی سے کراچی منتقل ہوا تو اس سامان میں یہ مسودہ بھی تھا۔ جماعت اہل حدیث کے ممتاز عالم اور محقق حضرت مولانا محمد عطاءاللہ حنیف مرحوم مدیر الاعتصام لاہور کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ نے صرفِ زرِ کثیر سے یہ مسودہ حاصل کیا۔ اس کا کچھ حصہ بوسیدہ اور کرم خوردہ تھا' جسے مولانا شرف الدین

نے لکھا تھا۔ مولانا محمد عطاء اللہ نے اس کو دوبارہ بڑی محنت اور جانفشانی سے ایڈٹ کیا۔ مولانا کا یہ علمی کارنامہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جلد ثالث مولانا محمد عطاء اللہ حنیف کی تحقیق و تنقیح اور جلد رابع حافظ صلاح الدین یوسف اور حافظ نعیم الحق نعیم کی تحقیق کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔

**مشکاۃ مع حاشیہ و تعلیق:**

۱۳۸۰ھ میں ابو بکر شادیس نے مشکاۃ کا متن کئی نسخوں سے مقابلہ و تصحیح کرکے ناصر الدین البانی کے حواشی و تعلیقات کے ساتھ دمشق سے شائع کیا ہے۔ مولانا ضیاء الدین اصلاحی لکھتے ہیں۔ ''اس میں حدیثوں پر دو طرح کے نمبر دیے گئے ہیں۔ ایک تو کتاب کی مسلسل حدیثوں کے لحاظ سے اور دوسرے ابواب کی حدیثوں کی تعداد ظاہر کرنے کے لیے۔ حواشی میں حدیث کے غریب اور مشکل الفاظ اور وضاحت طلب امور کی تشریح کے علاوہ صاحب مشکٰوۃ کی مسامحتوں کا بھی ذکر ہے۔ مثلاً غلط حوالوں کی تصحیح کی گئی ہے اور جہاں سرے سے حوالے نہیں دیے گئے ہیں وہاں حوالوں کی تخریج کی گئی ہے۔ اسی طرح جن حدیثوں کی سندیں ضعیف نقل ہوئی ہیں ان کے یا تو صحیح طرق بیان کیے گئے ہیں یا ان کی تقویت کے لیے شواہد و متابعات بھی ذکر کردیے گئے ہیں۔'' یہ خوبصورت اور دیدہ زیب ایڈیشن تین جلدوں پر مشتمل ہے اور اس میں کئی فہرستیں بھی دی گئی ہیں۔ شروع میں امام بغوی (صاحب المصابیح) اور امام تبریزی (صاحب مشکاۃ المصابیح) کے حالات قلم بند کیے گئے ہیں' اور دونوں کتابوں (مصابیح و مشکاۃ) پر مختصراً تبصرہ بھی ہے۔ [۴۸]

**زجاجۃ المصابیح: (عربی):**

یہ مولانا سید ابوالحسنات عبداللہ شاہ بن مولانا سید مظفر حسین حیدرآبادی کی تصنیف ہے۔ اس کو مشکاۃ ہی کی طرز پر فقہی ابواب کے لحاظ سے مرتب کیا گیا ہے اور عموماً کتب وابواب بھی اسی سے لیے گئے ہیں۔ البتہ مشکاۃ میں جہاں عنوانات میں شافعی مسلک کی رعایت کی گئی ہے وہاں اس میں فقہ حنفی کی رعایت مدّنظر رکھی گئی ہے۔ ساتھ ہی حواشی میں حدیثوں کی مختصر تشریح بھی کی گئی ہے۔ یہ کتاب عربی میں ہے اور مکتبہ نشاۃ السنۃ معظم مارکیٹ حیدرآباد سے اس کا اُردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ [۴۹]

**شرح مشکاۃ (عربی):**

استاد العلماء حضرت العلام مولانا حافظ محمد گوندلوی (م ۱۹۸۵ء) سابق امیر اہل حدیث۔ آپ نے مشکاۃ کی شرح لکھنی شروع کی تھی مگر کتاب العلم تک ہی لکھ سکے کہ اس کے بعد یہ سلسلہ رک گیا۔

**مرعاۃ المفاتیح فی شرح مشکاۃ المصابیح: (عربی):**

یہ شرح جمعیت اہلحدیث ہند کے ممتاز عالم و محدث مولانا ابوالحسن عبیداللہ رحمانی مبارک پوری کی تصنیف ہے۔ مولانا عبیداللہ رحمانی مشہور اہل حدیث عالم مولانا عبدالسلام مبارک پوری (م ۱۳۴۲ھ مطابق ۱۹۲۴ء) صاحب سیرۃ البخاری کے صاحبزادے تھے۔ محرم ۱۳۲۷ھ میں مبارک پور ضلع اعظم گڑھ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عربی و فارسی کی کتابیں اپنے والد ماجد

مولاناعبدالسلام سے پڑھیں۔ان کے علاوہ آپ کے اساتذہ میں مولاناغلام یحییٰ کان پوری، مولانااحمد اللہ امر تسری، مولاناحافظ عبدالرحمن اور مولاناابوالمعلی عبدالرحمن محدث مبارک پوری صاحب تحفۃالاحوذی فی شرح جامع الترمذی(م۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۹ء) کے نام قابل ذکر ہیں۔ تکمیل تعلیم کے بعد شیخ عطاء الرحمن کے مدرسہ رحمانیہ دہلی میں مدرس مقرر ہوئے۔ انہی دنوں مولانا عبدالرحمن مبارک پوری صاحب تحفۃالاحوذی مکفوف البصر ہوگئے تھے اور آپ کی اپنی شرح تحفۃالاحوذی کی تکمیل کے سلسلہ میں ایک ایسے لائق عالم وفاضل کی اعانت کی ضرورت تھی جو فنون حدیث سے خاص مناسبت اور ادب سے ذوق رکھتاہو۔ چنانچہ مولانا حافظ عبدالرحمن مرحوم کی نظر آپ پر پڑی۔ شیخ عطاءالرحمن صاحب مہتمم مدرسہ رحمانیہ نے آپ کو مبارک پور بھیج دیااور آپ کی ملازمت کو بحال رکھا۔ چنانچہ آپ نے دو سال مولاناحافظ عبدالرحمن صاحب کے ساتھ بطور معاون رہ کر تحفۃالاحوذی کی آخری دو جلدوں کی تکمیل کی۔ (۵۰)

مرعاۃالمفاتیح کی اب تک نو جلدیں شائع ہوئی ہیں، جن میں سے آٹھ جلدیں بنارس سے شائع ہوئی ہیں اور ایک جلد مکتبہ سلفیہ لاہور کے زیر اہتمام شائع ہوئی ہے۔ مولاناضیاءالدین اصلاحی لکھتے ہیں: ''اس شرح میں پہلے کی اکثر شرحوں کا خلاصہ آگیاہے۔ لائق شارح نے حدیثوں کی مفصل تشریح کرکے ان کے معانی و مطالب کی پوری وضاحت کی ہے۔ اس ضمن میں محدثین پر طعن و تشنیع کرنے، منکرین حدیث اور حدیثوں سے غلط نتائج مستنبط کرنے والوں کا جواب بھی دیا گیاہے اور ان کے نقض و تضاد کو بھی رفع کیاگیاہے۔ فقہی اختلافات نقل کرکے اور ائمہ فقہ واجتہاد کے مذاہب و دلائل بیان کرکے مرجح و قوی مسلک کی تعیین کی گئی ہے۔ شارح نے عموماً محدثین کے مذہب کی تصویب کی ہے، اور مرجوح اقوال پر بعض جگہ ردّو کد بھی کی ہے۔ حدیثوں کی مشکلات اور لغوی و نحوی مسائل کو حل کرنے پر خاص دھیان دیا گیاہے۔ ان پر نقد و بحث کرکے ان کے درجہ و مرتبہ اور قوّت و ضعف کی وضاحت بھی کی گئی ہے۔ رواۃ کے مختصر ترجمے اور بلاد واماکن کے متعلق ضروری معلومات تحریر کی گئی ہیں۔ (۵۱)

### مظاہر حق: (اُردو):

یہ اُردو میں مشکاۃ کاترجمہ اور اس کی شرح ہے۔ ترجمہ کی ابتداء شاہ محمد اسحاق دہلوی (م۱۲۶۷ھ) نے کی(۵۲)، مگر پھر ان کے ایماء اور مشورہ پر مولانا قطب الدین خان دہلوی (م۱۲۸۹ھ) نے اس کو شرح کی شکل دی۔ اردو میں ہونے کی وجہ سے اس شرح سے عوام کو بڑافیض پہنچا۔(۵۳) یہ شرح کئی بار چھپ چکی ہے۔ مطبع نول کشور سے بھی شائع ہوئی۔ اور اب لاہور سے شیخ غلام علی اینڈ سنز نے بھی شائع کی ہے۔ مظاہر حق کی زبان وطرز بیان کی قدامت کی بناءپر دارالعلوم دیوبند کے بعض فضلاء نے اس کو موجودہ دور کی سہل اور سلیس زبان میں ''معارفِ مشکاۃ'' کے نام سے شائع کیاہے۔ پہلی جلد ۱۹۶۰ء میں شائع ہوئی۔ شروع میں اصولِ حدیث کے مسائل ومباحث پرایک مقدمہ بھی ہے۔ (۵۴)

**ترجمہ مشکاۃ المصَابیح (اُردو):**

مولانا حافظ محمد ابوالحسن مرحوم سیالکوٹی۔[۵۵] انوار المصَابیح فی شرح مشکاۃ المصَابیح (اُردو) مولانا عبدالسلام بستوی (م ۱۳۹۴ھ)۔[۵۶]

**ترجمہ مشکاۃ المصَابیح (اُردو):**

مولانا شیخ عبدالاوّل بن شیخ عبداللہ غزنوی (م ۱۳۱۳ھ)۔ یہ مشکاۃ شریف کا بین السطور ترجمہ ہے اور اس کے ساتھ مختصر حاشیہ ہے۔ چار جلدوں میں ہے۔ سب سے پہلے یہ کتاب امرتسر سے طبع ہوئی۔ اب دوبارہ جامعہ اثریہ سانگلہ ہل سے طبع ہوئی ہے۔

**ترجمہ مشکاۃ المصَابیح وشرح (اُردو):**

مولانا محمد اسماعیل سلفی سابق امیر جمعیت اہلحدیث پاکستان (م ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۹۶۸ء)۔ پہلی جلد مولانا محمد اسماعیل کے قلم سے ہے اور باقی تین جلدوں کا ترجمہ مولانا سلیمان کیلانی نے کیا ہے۔ چاروں جلدیں مطبوعہ ہیں۔

**سطعات التنقیح (اُردو) مرتبہ:**

شیخ الحدیث مولانا محمد صادق خلیل نے تحریر کیا ہے ادارہ ترجمہ وتالیف رحمت آباد، فیصل آباد سے رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ مطابق اپریل ۱۹۹۰ء میں شائع ہوئی۔[۵۷]

AL-HADIS:
An English Translation & Commentary of Mishkat-ul-Masabih (Containing sayings, doings and teachings of the Holy Prophet (PBUH), and events before and after Resurrection) With Suitable arrangements into Chapters and Sections By AL-HAJ MAULANA FAZLUL KARIM M.A., B.L, Book-I, First Edition - 1938, Second Edition - 1960, Published by the author himself. Printer: MD. Jabed Ali RAFIQUE PRESS 8/2, Wiseghat Road, Dacca-1, East Pakistan.

ترجمہ وتشریح: چار جلدوں میں مکمل ہے۔ جلد اول کے آغاز میں قرآن وسنت کی اہمیت، روایات حدیث، روایات کا تحفظ ضرورت حدیث، موضوع احادیث کا آغاز، حدیث کی فنی اصطلاحات اور اقسام، تاریخ حدیث کا جامع جائزہ جیسے موضوعات مصنفین اور رواۃ کا تعارف پیش کیا ہے۔ ترجمہ کے ساتھ تشریحات بھی گئی ہیں۔

Mishkat-Al-Masabih ENGLISH TRANSLATION WITH EXPLANATORY NOTES By JAMES ROBSON, D.LITT., D.D Emeritus Professor of Arabic The University of Manchester S.H. MUHAMMAD ASHRAF, PUBLISHER&BOOK SELLER Kashmiri Bazar Lahore (Pakistan)

''مشکاۃ المصابیح'' جیمزرابسن کی انگریزی شرح ہے جو مانچسٹر یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر تھے۔

**(درس مشکاۃ) پشتو:**

مؤلف کانام: امین اللہ بن حافظ محمد گل، الحق الصریح شرح مشکاۃ المصابیح، مرتبّ ابو زھیر سیف اللہ، ازافادیت ابو محمد امین اللہ پشاوری، ناشر جامعۃ تعلیم القرآن والسنۃ گنج پشاور، جلد تاریخ ولادت جمعۃ المبارک ۱۳ رمضان المبارک (۱۳۸۳ھ/۱۹۶۲ء)

## تحقیق کے نتائج:

حدیث کی جمع وتدوین کا سلسلہ پہلی صدی ہجری سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ بعد کی صدیوں میں حدیث کی چھوٹی بڑی مختصر و مطول کتابیں مدون و مرتب ہوئیں۔ امام مالکؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ، امام نسائیؒ امام ابو داؤدؒ، امام ابن ماجہؒ، امام طحاویؒ، امام محمدؒ، امام بغویؒ اور دیگر مشاہیر ائمہ نے احادیث کے مجموعے مرتب کیے جو دنیائے اسلام میں رائج وشائع اور مشہور و مقبول ہوئے اور امت کے لیے لائق استدلال و قابل عمل قرار پائے۔ پانچویں صدی ہجری میں امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغویؒ نے ایک مجموعہ حدیث کتابی شکل میں مدون کیا جس میں صرف متن حدیث کو درج کیا آسانی حفظ کے لیے سند حدیث اور راویوں کو ذکر نہیں کیا۔ صحیحین بخاری و مسلم کی احادیث کو ''صحاح'' کے عنوان سے اور سنن اربعہ و دیگر کتب حدیث کو ''حسان'' کے عنوان سے ذکر کیا اور ''مصابیح السنۃ'' نام رکھا۔ راوی حدیث اور سند حدیث نہ ہونے کی وجہ سے کچھ ناواقف حضرات نے مصابیح السنۃ کو ضعیف کہنا شروع کیا، کیوں کہ ان کے نزدیک حدیث کی صحت کا دارومدار اسناد حدیث پر ہے اور مصابیح السنۃ میں سند حدیث ندارد۔ لہذا مصابیح ضعیف احادیث کا مجموعہ ہے۔ نیز امام بغویؒ نے مصابیح السنۃ میں بعض ابواب میں اختصار سے کام لیا تھا لہٰذا قاری کی تشنگی باقی رہ جاتی تھی اس لیے ضرورت محسوس کی گئی کہ مخالفین کے اعتراضات کو ختم کر کے اختصار کے ساتھ مزید احادیث کا اضافہ کیا جائے۔ چنانچہ اس مقصد کے حصول کے لیے کچھ محدثین نے کام کیا مگر جو مقبولیت اور شہرت ''مشکاۃ المصابیح'' کو حاصل ہوئی وہ اوروں کو حاصل نہ ہو سکی۔ مشکاۃ المصابیح کے مصنف امام ولی الدین ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب العمری' التبریزی (م ۷۴۹ھ) نے اپنے استاد امام حسین بن عبداللہ الطیبی کے حکم اور مشورے سے مقاصد مذکورہ بالا کے حصول کے لیے مشکاۃ المصابیح کو تصنیف کیا چنانچہ انہوں نے مصابیح السنۃ کو جدید ترتیب دی اس کی تہذیب کی۔ ہر حدیث کے راوی صحابی کو نام کے ساتھ ذکر کیا۔ سند کا حوالہ دیا اور تخریج کی امام ولی الدین بروز جمعۃ المبارک ۷۳۷ھ کو ''مشکاۃ شریف'' کی تصنیف سے فارغ ہوئے پھر بعد میں ''الاکمال فی اسماء الرجال'' کا اضافہ کیا۔ دنیا میں سب سے بڑی عزت جو کسی کتاب کی ہو سکتی ہے وہ اس کی مقبولیت و شہرت ہے۔ چنانچہ مشکاۃ شریف کو یہ شرف حاصل ہے کہ زمانہ تالیف سے اب تک تمام اسلامی ممالک کے دینی و قومی مدارس میں اس کا درس برابر جاری ہے اور رہتی دنیا تک اس کو یہ عزو قبول حاصل رہے گا۔ جلیل القدر علمائے امت اور مشائخ حدیث نے ہمیشہ اس سے کافی شغف رکھا اور عربی، فارسی، اردو، انگریزی، پشتو میں اس کے تراجم، شرحیں، حواشی اور تعلیقات، اسماء الرجال وغیرہ لکھے گئے۔ مشکاۃ شریف کو جو عظمت رفعت حاصل ہے اس سے اس بات کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ

اس کتاب پر شروح و حواشی بخاری مسلم کے بعد تقریبا سب سے زیادہ لکھے گئے ہیں بعض شارحین نے تو مشکاۃ کو صرف اس لیے اختیار کیا ہے کہ اس میں بے بہا جامعیت ہے وہ حلقے جو بظاہر اس کے مرتب و مدون کے مسلک کے خلاف مسلک رکھتے ہیں وہ بھی اس کتاب کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں اور آج سے نہیں بلکہ جب سے یہ کتاب منصۂ شہود پر آئی ہے اس کی خوبی کا یہی عالم رہا ہے یہی وجہ ہے کہ عام مسلمان قاری اس کے سلیس تراجم و شروح کو پڑھ کر اپنے دین و عمل میں درستگی و اصلاح کا کام سرانجام دے سکتا ہے۔ زیر نظر تحقیق شروحات کے جائزے سے یہ نتیجہ سامنے آیا ہے کہ ہر شارح کا انداز جدا اور علمی تحقیقات و تشریحات اپنے اپنے رنگ میں ہیں لہٰذا ہر ایک کا ذائقہ بھی الگ، الگ ہے اس لیے کوئی شرح نہ حرف اول ہے اور نہ حرف آخر بلکہ "وفوق کل ذی علم علیم" ہے اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اپنے پیارے نبی ﷺ کی احادیث اور تعلیمات کو عام کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے آمین۔

**حوالہ جات:**


۱۔ فضل محمد یوسف، توضیحات مشکٰوۃ، مکتبہ دار العلوم کورنگی کراچی، ج ۱، ص ۶۸

۲۔ ایضاً

۳۔ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، نیشنل بک فاونڈیشن اسلام آباد، ج ۲، ص ۴۰۵

۴۔ ایضاً

۵۔ خطیب تبریزی، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ، مشکٰوۃ المصابیح، نور محمد اصح المطابع کراچی، ص ۶۲۸

۶۔ ضیاء الدین اصلاحی، تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص ۴۵۲

۷۔ الطیبی، حسن بن محمد، الکاشف عن حقائق السنن شرح مشکٰوۃ المصابیح، ادارۃ القرآن کراچی، ج ۱، ص ۳۴

۸۔ ملا علی قاری، مرقاۃ المفاتیح، شرح مشکٰوۃ المصابیح، مکتبہ امدادیہ ملتان، ج ۱، ص ۲

۹۔ ایضاً

۱۰۔ ضیاء الدین، تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص ۴۵۲

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ بغوی ابو محمد حسین بن مسعود، مصابیح السنۃ، مقدمہ تحقیق، یوسف المرعشلی، ڈاکٹر، دار لمعرفہ بیروت، طبع اول، ۱۹۸۷ ج ۱، ص ۲۷

۱۳۔ ایضاً

۱۴۔ ایضاً

۱۵۔ ایضاً

۱۶۔ بروکلمان، نسخہ مخطوط بولان، مطبع الہند، ج ۱، ص ۲۴۹

۱۷۔ ابوالامجد شاہ عبدالحق الدہلوی، اسماء الرجال فی مشکوۃ المصابیح، ص۱۱۷
۱۸۔ بروکلمان نسخہ مخطوطہ رام پور، ۱۰۰:۲۸۸، پٹنہ، ج۲، ص۳۰۲۔۲۳۹۹
۱۹۔ عبدالحق محدث دہلوی، اشعۃ اللّمعات حاشیہ المشکوٰۃ، مکتبہ نول کشور لکھنؤ، ج۱، ص۲۱
۲۰۔ ایضاً
۲۱۔ الطیبی، الکاشف عن حقائق السنن، ج۱، ص۳۴
۲۲۔ رحیمی محمد طاہر، تحفہ المرآۃ دروس المشکوٰۃ، ص۷۸
۲۳۔ ایضاً
۲۴۔ حاجی خلیفہ کشف الظنون، دار لفکر، بیروت ۱۹۹۰ء، ضیاء الدین، حوالہ تذکرۃ المحدثین، ج۲، ص۴۴۳
۲۵۔ ضیاء الدین، تذکرۃ المحدثین، ج۲، ص۴۵۸
۲۶۔ ایضاً
۲۷۔ ضیاء الدین، تذکرۃ المحدثین، ج۲، ص۴۵۹
۲۸۔ ایضاً
۲۹۔ فہرست کتب خانہ خدیومہ، مصر، بحوالہ تذکرۃ المحدثین، ج ۲، ص۴۵۹
۳۰۔ ضیاء الدین، تذکرۃ المحدثین، ج۲، ص۴۶۰
۳۱۔ خلیق نظامی، حیات شیخ عبدالحق دہلوی، ص۱۶۸
۳۲۔ ایضاً، ص۱۶۹
۳۳۔ ایضاً
۳۴۔ ایضاً
۳۵۔ ایضاً
۳۶۔ ایضاً
۳۷۔ ایضاً، ص۱۶۵
۳۸۔ ۱۳۰۵ھ میں اعظم پریس جون پور سے شائع ہوئی
۳۹۔ خلیق احمد نظامی، حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص۱۶۵
۴۰۔ ضیاء الدین، تذکرۃ المحدثین، ج۱، ص۴۶۱
۴۱۔ حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، ص۱۶۷

۴۲۔ ایضاً

۴۳۔ ایضاً

۴۴۔ ابو یحیٰ امام خان نوشہروی، ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات، مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی آباد، ص۴۶

۴۵۔ محمد مستقیم، جماعت اہلحدیث کی تصنیفی خدمات، جامعہ سلفیہ بنارس، ص۵۷

۴۶۔ ضیاءالدین، تذکرۃ المحدثین، ج۲، ص۴۶۳

۴۷۔ ابو یحیٰ امام خان نوشہروی، تراجم علمائے حدیث ہند، جامعہ سلفیہ فیصل آباد، ص۱۸۲

۴۸۔ ضیاءالدین، تذکرۃ المحدثین، ج۲، ص۴۶۳

۴۹۔ ایضاً

۵۰۔ نوشہروی، تراجم علمائے حدیث ہند، ص۴۰۷

۵۱۔ ضیاءالدین، تذکرۃ المحدثین، ج۲، ص۴۶۴

۵۲۔ ایضاً، ص۴۶۳

۵۳۔ ایضاً

۵۴۔ ایضاً

۵۵۔ نوشہروی، ہندوستان میں اہلحدیث کی علمی خدمات، ص۴۵

۵۶۔ عبدالسلام بستوی، اسلامی خطبات، مکتبہ سلفیہ لاہور، ج۱، ص۲

۵۷۔ ہفت روزہ اہل حدیث، لاہور، خدمات نمبر۱، ۱۹۹۷ء، ص۱۸۶